عید الغدیر کے پرمسرت موقع پر ہزاروں ہم وطنوں سے ملاقات - 25 /Jun/ 2024

25 جون 2024 کو عید الغدیر کے پرمسرت موقع پر رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ہزاروں ہم وطنوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے واقعہ غدیر کو اسلامی طرز حکمرانی کے تسلسل اور اسلامی طرز زندگی کو دوام بخشنے کی بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے بعض فضائل کا بھی حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنے آقا سے اسلامی نظام کی مقبولیت اور یہ عقیدہ سیکھا ہے کہ ہر فرد کی شرکت ملک کی تقدیر پر اثر انداز ہوتی ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے بھی جمعہ کے روز ہونے والے انتخابات کو بہت اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ عوام کی جانب سے کثرت کے ساتھ ووٹ ڈالنے اور قابل ترین امیدوار کا انتخاب ملت اور اسلامی جمہوریہ کے لیے باعث فخر ہوگا۔ انہوں نے قابل ترین امیدوار کی خصوصیات کا خاکہ پیش کیا اور تمام لوگوں سے انتخابات میں حصہ لینے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ "جو بھی ایک مضبوط اور قابل فخر ایران اور نظام کی حمایت میں دلچسپی رکھتا ہے اسے انتخابات میں حصہ لینا چاہیے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ایرانی قوم اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو عظیم ترین عید "عید الاکبر" کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ عوام کی جانب سے عوامی مقامات پر عید الغدیر کی خوشیاں منانا بہت اچھا اقدام ہے۔ انہوں نے عید غدیر کے بارے میں قرآن کی تفسیر اور امیر المومنین (ع) کی خلافت اور ولایت کے اعلان کو کافروں کے اسلام کو شکست دینے میں مایوسی کا باعث قرار دیا۔

آپ نے خدا کے حکم کے تحت اسلامی سیاسی حکومت کے جاری رہنے اور پیغمبر اکرم (ص) کے مبارک ارشادات سے امیر المومنین کی جانشینی اور امامت کے اعلان کو کفار کی مایوسی کا سبب قرار دیا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ امامت میں ظاہر ہونے والی اسلامی حکومت اور پالیسیوں کا تسلسل اسلام کی روح کو دوام بخشتا ہے۔

رہبر معظم انقلاب نے امامت کے منصب کو خدائی مبعوث کردہ انبیاء کے اہم ترین مقامات میں سے ایک اور منصب نبوت سے بلند قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا: "نبوت میں انبیاء اللہ کے احکام لوگوں تک پہنچاتے ہیں، لیکن امامت کے مقام پر، پیغمبر لوگوں کے دلوں، دماغوں، اعمال اور طرز عمل میں خدا کے احکام کو نافذ کرتے ہیں۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے فرمایا کہ امامت اور (روحانی) ولایت کے ذریعے اسلامی حکومت کا تسلسل اسلامی طرز زندگی کے تسلسل کو یقینی بناتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ائمہ کی 250 سالہ جدوجہد اور کوششوں کا ہدف، جسے بعد میں عظیم شیعہ شخصیات نے موجودہ دور تک امام خمینی مرحوم اور ایرانی قوم کی کوششوں سے حاصل کیا، اسلامی حکومت کا قیام تھا۔ جس سے معاشرے میں اسلامی زندگی کی توسیع ہوتی ہے۔"

انہوں نے اسلامی طرز زندگی کے بنیادی خطوط کو عدل، کافروں کے خلاف ثابت قدمی، ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی، حکمران کا عوام کے مصائب و مشکلات کا ادراک، اور لوگوں کی حمایت، اطاعت اور اسلامی طرز حکمرانی میں ان کی مدد کے طور سے بیان کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "غدیر اسلامی زندگی کے ان بلند اصولوں کو سمجھنے کی راہ ہموار کرتا ہے اور اس نقطہ نظر سے یہ تمام اسلامی فرقوں کے لیے اتحاد کا ذریعہ بن سکتا ہے اور اسے شیعہ اور سنی کے درمیان تفرقہ کا باعث نہیں بنایا جانا چاہیے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اپنے خطاب کے دوسرے حصے میں امیر المومنین (ع) کے فضائل بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کی عقل کی آنکھ اور گہرے خیالات آقا امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی حسن اور آسمانی مرتبے کا ادراک نہیں کر سکتے، زیادہ سے زیادہ ذہن میں صرف ایک عام تصویر بن سکتی ہے۔ نہج البلاغہ، ایک عظیم الہی نعمت ہے جو صرف شیعوں کے لیے نہیں ہے، اس سے کوئی بھی امیر المومنین کے اصول، معیار اور طریقے سیکھ سکتا ہے اور ان کے فضائل سے آشنا ہو سکتا ہے۔"

انہوں نے امام علی علیہ السلام کے تمام فضائل کو کمالات کے عروج پر قرار دیا اور نہج البلاغہ کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا: یقین اور ہر ایک انسان خواہ کسی بھی مذہب یا مسلک سے تعلق رکھتا ہو کے بارے میں منفی نگاہ ، شک یا شبہہ کے اشرات سے پاک ہونا، عدل و انصاف اور دشمن کی سطحی چالوں کے دھوکے میں نہ آنا اور ان سے پوری طرح چوکنا رہنا، امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی نمایاں ترین خوبیاں ہیں۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے امام علی (ع) کے عوام کے لیے حکومت پر گہرا اعتقاد اور عوام اور حکمران کے باہمی حقوق کو بھی ان کے فضائل میں سے قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہم نے اسلامی نظام کی مکمل مقبولیت اپنے مولا (ع) اور قرآن سے سیکھی ہے، تاہم، بعض لوگ غلطی سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ نے مغرب سے انتخابات، جمہوریت اور مقبولیت کو اپنایا ہے۔"

امام علی (ع) لوگوں کی باتوں اور نصیحتوں کو سننے کو ضروری سمجھتے تھے، حالانکہ ان کا علم و حکمت الہی منبع سے مربوط تھا۔ آیت اللہ خامنہ ای نے امام علی علیہ السلام کے دو دیگر فضائل کا حوالہ دیا: ہر فرد کی موجودگی اور تاثیر پر ان کا زور، حتیٰ کہ سب سے کمزور بھی، معاشرے اور ملک کی تقدیر میں موثر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "نہج البلاغہ ایک خزانہ ہے جو ہمیں امام علی علیہ السلام کی شخصیت کی کثیر الجہتی پہلووں کو ظاہر کرتا ہے اور اس کا ادراک دیتا ہے، یہ مناسب ہے کہ تمام لوگ بالخصوص نوجوان نہج البلاغہ کو پڑھیں اور اس سے انس حاصل کریں۔"

رہبر معظم انقلاب نے آئندہ صدارتی انتخابات کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تین دنوں میں ایرانی قوم کو صدارتی انتخابات میں ایک اہم امتحان کا سامنا ہے جس کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ انہوں نے اپنے محبوب، عوامی، محنتی صدر کے نقصان اور یادگار عوامی سوگ کے 40 دن بعد انتخابات کے انعقاد کو عالمی سطح پر ایک منفرد واقعہ کے طور پر دیکھا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ خدا ان انتخابات میں ایرانی قوم کو کامیابی عطا کرے گا۔

آیت اللہ خامنہ ای نے فرمایا کہ انتخابات میں فخر کا دارومدار عوام کی بھرپور شرکت اور قابل ترین امیدواروں کے انتخاب پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات میں بھرپور شرکت پر اصرار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ کی مضبوطی بھرپور شرکت کا سب سے اہم نتیجہ ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اسلامی جمہوریہ کے آغاز سے لے کر اب تک دشمنی کے جاری رہنے کا ذکر کرتے ہوئے انتخابات اور بھرپور شرکت کو ان عوامل کے طور پر بیان کیا جنہوں نے ان دشمنیوں پر قابو پایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جمہوریہ اور عوام کی شرکت اسلامی جمہوریہ کے جوہر سے جڑی ہوئی ہے، جہاں انتخابات اور ملک کے

سربراہ کا انتخاب اس کے اہم ترین مظہر ہیں۔" انہوں نے کہا کہ جب بھی انتخابات میں ووٹر ٹرن آؤٹ کم ہوتا ہے تو اسلامی جمہوریہ کے دشمن اپنی تنقیدوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "جب بھی انتخابات میں ووٹروں کا ٹرن آؤٹ زیادہ رہا ہے، تنقید کرنے والوں کی آوازیں کم ہو جاتی ہیں، اور وہ اپنی مذمت اور خوشی کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے زیادہ شرکت پر اصرار کرنے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ دشمنوں کو خوش نہ ہونے دیں۔"

عوام کو ایک عوامی کال میں آیت اللہ خامنہ ای نے ان پر شرکت کی تاکید کی اور کاہلی، بے حسی اور انتخابات کو کم اہمیت سمجھنے کے خلاف خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ "انتخابات صرف شہروں کے لیے نہیں ہوتے، ملک کے ہر گاؤں اور علاقے کے لوگوں کو انتخابات میں حصہ لینا چاہیے تاکہ اسلامی جمہوریہ دنیا میں فخر سے کھڑا ہو سکے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ایک صالح شخص کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا: صالح وہ ہے جو سب سے پہلے انقلاب اور نظام کے اصولوں پر سچا ایمان رکھتا ہو، بالکل اسی طرح جس طرح عزیز شہید رئیسی واقعی یقین رکھتے تھے، اور یہ واضح طور پر آشکار تھا کہ انہوں نے دل، جان اور یقین کے ساتھ کام کیا۔"

انہوں نے اہلیت کو ایک صالح شخص کی نمایاں خصوصیت سمجھا اور کہا کہ "اہلیت کا مطلب ہے دن ورات کو نہ پہچاننا، کام کے لیے وقف ہونا، اس کام کو کرنے کی اہلیت، اور مناسب عوامل اور ساتھیوں کا استعمال کرنا۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے انقلاب کی بنیادوں پر پختہ یقین کے ساتھ کام انجام دینے کی صلاحیت اور جوش کو صالح امیدوار کی ایک اور پہچان قرار دیا اور فرمایا: "ان خصوصیات کا حامل صالح فرد ملک کی ترقی کے لیے تمام متنوع اور وافر صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ۔"

انہوں نے پچھلی حکومتوں کو ملک کی صلاحیتوں کو یکساں طور پر استعمال کرنے والا نہیں قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ "تیرہویں حکومت ان حکومتوں میں سے ایک تھی جس نے ملکی صلاحیتوں کا بہترین استعمال کیا اور اگر یہ حکومت جاری رہتی تو بہت سے معاشی مسائل حل ہونے کا قوی امکان تھا۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ملک کی اہم صلاحیتوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرمایا: نوجوان اور تعلیم یافتہ افراد کی بڑی تعداد، ایرانی عوام کی فطری ذہانت اور قابلیت، وسیع اور متنوع معدنی وسائل، اس کا جغرافیائی محل وقوع، اس کا وسیع سمندری پٹی اور سرحدیں، اس کے متعدد پڑوسی ممالک، بڑی علاقائی منڈیاں، اس کی 80 ملین آبادی کی مقامی منڈی، اس کا موسمی تنوع، اس کے ریل اور سڑک کا نیٹورک، رہائش، سڑکیں، ڈیموں اور صنعتوں کی تعمیر میں اس کے نوجوانوں کی تکنیکی صلاحیتیں، اس کی آزاد تجارتی زونز اور اس کا ثقافتی اور تہذیبی ورثہ ملک کی کچھ صلاحیتیں ہیں۔"

انہوں نے مزید کہا، "حقیقت میں، جو لوگ مومن ہیں اور پرعزم ہیں وہ بھی بہت اہم اثاثہ ہیں، چاہے ان میں سے

کچھ ظاہری طور پر شرعی احکام کی درست پابندی کا مظاہرہ نہ کریں۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے ملک کے بعض سیاست دانوں کے اس عقیدے پر تنقید کی کہ ترقی کے لیے فلاں یا فلاں عالمی طاقت کے ساتھ گٹھ جوڑ پر انحصارضروری ہے اور اس وہم پر کہ ترقی کے تمام راستے امریکہ سے گزرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "جن کی توجہ ہماری سرحدوں سے باہر ہے، وہ اہم اندرونی صلاحیتوں کو دیکھنے اور پہچاننے سے قاصر ہیں، اور قدرتی طور پر، وہ ان کے استعمال کے لیے درست منصوبہ بندی کرنے سے قاصر ہیں۔"

انہوں نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ اسلامی جمہوریہ نے دشمنیوں اور چیلنجوں کے باوجود غیروں پر بھروسہ کیے بغیر الہی مدد کے ذریعے ترقی کی ہے کہا کہ مستقبل میں بھی خدا کی مدد اور طاقت سے ایرانی قوم دوسروں کو اپنی تقدیر کا تعین کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔

رہبر معظم انقلاب نے بعض افراد کے بارے میں بات کی جنہوں نے ملک کے چاروں طرف دیواریں کھڑی کرنے اور دنیا کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کو ملکی صلاحیتوں کو استعمال کرنے سے متعلق غلط فہمی پھیلائی یا غلط تشریح کی۔ انہوں نے کہا کہ ''شروع سے ہی، ایک یا دو مستثنیات کو چھوڑ کر، ہم نے پوری دنیا کے ساتھ تعلقات کی کوشش کی ہے اور درحقیقت شہید صدر رئیسی کی حکومت جیسی انتظامیہ کے دوران، جو اصولوں پر مضبوطی سے کاربند تھیں، ملک کے بین الاقوامی تعلقات مضبوط ہو ئے تھے۔"

انہوں نے غیروں کے سامنے نہ جھکنے کو جرات اور قومی آزادی کی نشانی قرار دیا اور کہا کہ ان دو عوامل کے باوجود ایرانی قوم اپنی قابلیت، کردار اور طاقت کا مظاہرہ کرتی ہے اور دنیا میں اس کی عزت اور بڑھے گی۔

آیت اللہ خامنہ ای نے عوام اور امیدواروں کے نام دو اہم سفارشات سے تقریر کا اختتام کیا۔

پہلی سفارش میں، "ایک مضبوط اور قابل فخر ایران" کے نعرے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، "ایران کے پاس بہت سے حامیوں کی صلاحیت ہے، یقیناً، ایران کی طاقت صرف مختلف قسم کے میزائل رکھنے میں نہیں ہے - جو ہمارے پاس مختلف قسم کے مفید اور عملی اقسام کے ہیں۔ - لیکن مضبوط ہونے میں سائنسی، تکنیکی، اقتصادی اور سیاسی جہتیں بھی شامل ہیں، جن میں سے ایک بہت اہم پہلو سیاست اور انتخابات کے میدان میں حصہ لینا ہے۔"

رہبر معظم انقلاب نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: "اس لیے جو بھی مضبوط ایران میں دلچسپی رکھتا ہے اسے انتخابات میں حصہ لینا چاہیے، اور جو بھی اسلامی جمہوریہ کے نظام کی حمایت کی ضرورت پر یقین رکھتا ہے اسے اس معاملے پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔"

ان کی اگلی سفارش صدارتی امیدواروں کے لیے تھی۔ انہوں نے ان سے کہا کہ وہ خدا سے عہد کریں کہ اگر وہ منتخب ہوئے تو وہ اپنے ساتھیوں اور معاونوں کو ان لوگوں میں سے نہیں چنیں گے جن کا اسلامی انقلاب سے ذرا سا بھی فاصلہ ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے امیدواروں سے کہا کہ کوئی بھی شخص جو انقلاب، امام اور اسلامی نظام کے ساتھ ذرا سی بھی مخالفت یا غلط فہمی رکھتا ہو، امیدواروں کے لیے موزوں نہیں ہوگا اور نہ ہی اچھا ساتھی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ "کوئی ایسا شخص جو امریکہ کا دلدادہ ہو اور اس پر یقین رکھتا ہو کہ امریکہ کے راستے پر چلے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی اور اسی طرح وہ شخص جو مذہب اور شریعت کی حکمت عملی سے لاتعلق ہو، وہ اچھا ساتھی یا مینیجر نہیں ہو گا۔ لہذا وہ ساتھی چنیں جو دیندار، شریعت کے پابند، انقلاب کے پابند اور اسلامی نظام پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔"

انہوں نے اپنی تقریر کا اختتام یہ کہہ کر کیا کہ "اگر آپ خالص نیت اور اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہوئے الیکشن میں فعالیت انجام دینگے اور انتخابی مہم چلائیں گے تو آپ کی تمام کاوشیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک عمل ہوں گی اور اس کا صلہ ملے گا۔"